بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون،
لیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ (سورۂ حج ۳۷)

عیدالاضحیٰ اور قربانی کے

فضائل ومسائل

پیش کردہ

مجلس دعوۃ الهدیٰ ;ویلور

7871006296,7418123943
9952542124
WWW.DAWAT-E-HIDAYAT.org

نوٹ: یہ دینی پرچہ ہے اس کی حفاظت کریں

ذی الحجہ کے شروع دس دن کے فضائل: حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ذی الحجہ کے شروع دس دن سے بہتر کوئی زمانہ نہیں ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات میں عبادت کرنا شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔
(ابن ماجہ ترمذی)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر میں دس راتوں کی قسم کھائی ہے اور وہ دس راتیں جمہور علماء کے نزدیک یہی عشرۂ ذی الحجہ کی دس راتیں ہیں، لہذا ان میں زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت، روزہ اور ذکر واذکار وغیرہ کا اہتمام کریں۔

عرفہ کے دن کا روزہ: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے دن کے روزے کے متعلق میں اللہ سے پختہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ سے ایک سال اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف فرمادیں گے (صحیح مسلم ۱/۳۶۸) لہذا 9 ذی الحجہ کے دن روزہ رکھنے کا اہتمام کریں۔

تکبیرات تشریق: عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ عرفہ کے دن (یعنی 9 ذی الحجہ) کی صبح سے 13 ذی الحجہ کی شام تک تکبیر تشریق کہنا چاہیے۔ (حاکم، مصنف ابن ابی شیبہ)

(1) کلماتِ تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَر، لَااِلٰہَ اِلا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الحمد. عرفہ کے دن یعنی 9/ذی الحجہ کی نماز فجر سے 13/ذی الحجہ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے بعد مردوں کے لئے باآواز بلند اور عورتوں کے لئے آہستہ ایک مرتبہ تکبیر کہنا واجب ہے۔
(شامی ۹/۴۲۷)

عیدالاضحیٰ: (1) عید کے دن غسل کرنا، خوشبو لگانا اور اچھے کپڑے پہننا مستحب ہے (ابن ماجہ ۹۳) (2) عید کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا سنت ہے (بخاری ۹۵۶) (3) عیدالاضحیٰ کی نماز عیدالفطر کے بنسبت جلدی ادا کرنا چاہئے (بخاری) (4) عیدگاہ کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا سنت ہے (بخاری ۹۸۶) (5) عید کی نماز چھ زائد تکبیروں کے ساتھ ادا کرنا مسنون ہے۔

پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے تین تکبیر دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے تین تکبیر ہے۔نماز عید کی پہلی رکعت میں (سورۂ اعلی) اور دوسری رکعت میں (سورۂ غاشیہ) یا پہلی رکعت میں (سورۂ ق) اور دوسری رکعت میں (سورۂ قمر) پڑھنا مسنون ہے۔(مسلم ۱۴۸۹ ابن ماجہ ۹۱) (6) عید کے دن عید کی نماز سے پہلے نفل نماز نہ پڑھیں۔(شامی ۵۰/۳) (7) عید گاہ کو جاتے ہوئے تکبیرات تشریق بلند آواز سے پڑھیں۔(8) بقر عید کے دن عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے بلکہ نماز کے بعد قربانی ہی کے گوشت سے کھانا بہتر ہے۔(شامی ۲/۲۷۵)

قربانی کی فضیلت: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن اللہ تعالی کو فرزند آدم (انسانوں) کا کوئی عمل قربانی سے زیادہ محبوب نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ زندہ ہو کر آئیگا اور قربانی کا خون زمین میں گرنے سے پہلے اللہ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے خدا کے بندوں دل کی پوری خوشی سے قربانی کیا کرو۔(ترمذی ۱/۱۸۰)

قربانی کس پر واجب ہے: (1) ہر مسلمان مرد عورت بالغ مقیم پر جس کے پاس قربانی کے دنوں میں قرض وضع کرنے کے بعد، رہائشی مکان، کھانے پینے کا سامان، استعمال کے کپڑوں اور روزمرہ استعمال کی دوسری چیزوں کے علاوہ ساڑھے سات تولہ (87 گرام 480 ملی گرام) سونا یا ساڑھے باون تولہ (612 گرام 360 ملی گرام) چاندی یا چاندی کی قیمت کے بقدر روپیہ، مال تجارت یا دیگر سامان ہو اس پر قربانی واجب ہے، قربانی کے معاملہ میں اس مال پر سال گذرنا شرط نہیں۔ (شامی ج ۶ صفحہ ۳۱۲)

(2) گھر میں ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے ایک کی قربانی سب کی طرف سے قربانی کے لئے کافی نہیں ہے۔ (عالمگیری ۵/۳۰۴)

(3) اگر عورت خود زیورات کی مالک ہو اور وہ نصاب کے برابر ہو تو عورت پر قربانی کرنا واجب

ہے، البتہ عورت کو صرف پہننے کے لئے ملا ہو اور مالک کوئی دوسرا ہو تو اصل مالک پر قربانی واجب ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۵، صفحہ ۳۳۱)

(4): قربانی صاحب نصاب پر زکوٰۃ کی طرح ہر سال واجب ہوتی ہے۔ (شامی ج ۲، ۳۱۲،)

قربانی نہ کرنے پر وعید: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جس شخص کو قربانی پر قدرت ہو اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔ (ابن ماجہ ۲۲۶)

قربانی کے جانوروں کی تفصیل: (1) بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی کی قربانی شرعاً جائز ہے، ان کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں۔

(شامی ج ۹ صفحہ ۴۲۲)

(2): بکرا، بکری مکمل ایک سال کے اوپر بیل، گائے، بھینس، بھینسا مکمل دو سال کے، اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے ورنہ قربانی ادا نہ ہوگی۔ (جواہر الفقہ ج ۱، صفحہ ۴۴۹)

(3): اگر بھیڑ اور دنبہ چھ ماہ سے زیادہ اور سال بھر سے کم کا ہو مگر اس قدر موٹا تازہ ہو کہ ظاہراً سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی شرعاً درست ہے۔ (جواہر الفقہ ج ۱، صفحہ ۴۴۹، فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۵۶)

(4): جس جانور کی عمر پوری ہو جائے لیکن ابھی دانت نہ نکلے ہوں تب بھی اس کی قربانی جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷، صفحہ ۳۶۴)

(5): حاملہ جانور کی قربانی جائز ہے، البتہ ولادت کا زمانہ بالکل قریب ہو تو مکروہ ہے، اور زندہ بچہ نکل آئے تو اس کو بھی ذبح کر دینا ہے اور اس کا گوشت کھانا بھی درست ہے۔

(شامی ج ۹ صفحہ ۴۴۱، فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷، صفحہ ۳۵۳)

(6): قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا یا اس کے بال کاٹنا جائز نہیں اگر کسی نے ایسا کر لیا تو دودھ اور بال یا ان کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (جواہر الفقہ ج ۱، صفحہ ۴۵۰)

عیب دار جانوروں کی تفصیل: (1) جس جانور کے سینگ پیدائشی طور پر نہ ہوں یا بیچ سے ٹوٹ گئے ہوں اس کی قربانی درست ہے۔ ہاں جس کے سینگ جڑ سے اکھڑ گئے ہوں یا ایسا ٹوٹا ہو کہ اس کا اثر دماغ تک پہنچ گیا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔ (شامی ۹/۴۶۷)

(2): اندھے، کانے، لنگڑے جانور کی قربانی درست نہیں اسی طرح ایسا بیمار اور کمزور جانور جو قربانی کی جگہ تک اپنے پیروں سے نہ جا سکے اس کی قربانی بھی جائز نہیں۔ (جواہر الفقہ ۱/۴۴۹)

(3): جس جانور کی دُم یا کان کا اکثر حصہ کٹا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں البتہ تہائی ۱/۳ حصہ سے کم کٹا ہو تو درست ہے۔ (شامی ۹/۴۶۸)

(4): جو جانور پہلے تو صحیح سالم تھا لیکن ذبح کے وقت جب اس کو گرایا گیا تو اس کی وجہ سے اس میں ایسا عیب پیدا ہو گیا جو قربانی کو مانع ہے تو کوئی حرج نہیں اسی جانور کی قربانی درست ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ ۱۷/۳۸۷)

قربانی کے ایام اور وقت: قربانی کی عبادت صرف تین دن ہے، قربانی کا وقت 10/ذی الحجہ (عید کی نماز کے بعد) سے 12/ذی الحجہ (تیسرے دن) غروب آفتاب تک کر سکتے ہیں چاہے دن میں ہو یا رات میں البتہ دن کو قربانی کرنا بہتر ہے۔ پہلا دن قربانی کے لئے افضل ہے پھر دوسرا، پھر تیسرا

(شامی ۹/۴۵۸)

قربانی کرنے کا مسنون طریقہ: قربانی کی نیت صرف دل سے کرنا کافی ہے زبان سے کہنا ضروری نہیں۔ جب قربانی کا جانور بائیں پہلو قبلہ رخ لٹائیں تو پہلے یہ دعا پڑھ لیں۔

اِنِّی وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبۡرَاهِیۡمَ حَنِیۡفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ، اِنَّ صَلٰوتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ لَا شَرِیۡکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ. اَللّٰهُمَّ مِنۡکَ وَلَکَ پھر بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ کہہ کر جانور ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلۡ مِنِّیۡ کَمَا تَقَبَّلۡتَ مِنۡ

حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَخَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ (ذبح کرنے والا تَقَبَّلْ مِنِّی کے بجائے تَقَبَّلْ مِنْ کے بعد قربانی کرنے والے کا نام لے لے)۔ (ابوداؤد ۳/۳۸۶)

قربانی کا گوشت کیسے تقسیم کیا جائے؟ (1) افضل یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کریں (۱) اپنے گھر والوں کے لئے (۲) رشتہ داروں کے لئے (۳) غرباء اور مساکین کے لئے (2) اگر گھر کے افراد زیادہ ہوں تو، تمام گوشت رکھنا بھی جائز ہے۔
(شامی ۶/۳۲۷ بدائع ۶/۸۱) (3) جس جانور میں کئی حصہ دار ہوں، تو گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے، اندازہ سے تقسیم نہ کریں۔ (شامی ۶/۳۱۷)

حلال جانوروں کے سات اجزاء کا کھانا حرام ہے: (۱) خون (۲) نر کی شرم گاہ (۳) مادہ کی شرم گاہ (۴) کپورے (خصیتین) (۵) غدود (خون کے گڈے، بہنے والا خون) (۶) مثانہ (پیشاب کی تھیلی) (۷) پتہ۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۵۴)

قربانی کے دیگر مسائل: (1) قربانی کے ایام میں جو شخص صاحب نصاب ہو اس پر قربانی واجب ہے اگر چہ اس کا عقیقہ نہ ہوا ہو۔ (شامی ۹/۴۵۷) (2) ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا منع ہے (ابن ماجہ ۲۲۹) (3) ذبح کے بعد جانور ٹھنڈا ہونے سے پہلے گردن الگ کرنا یا کھال اتارنا غلط ہے (4) قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا جائز ہے۔ (رحیمیہ ۶/۱۶۵) (5) قصاب کو اجرت کے طور پر گوشت یا کھال دینا جائز نہیں ہے بلکہ اجرت الگ دینا چاہیے۔ (جواہر الفقہ ۱/۴۵۲)

قربانی کی کھال اگر کسی دینی تعلیم کے مدرسہ اور جامعہ کو دیدیے تو سب سے بہتر ہے کیونکہ علم دین کا زندہ کرنا اور اسکو پھیلانا سب سے افضل اور بہترین کام ہے